سوال

اثنائے حمل مشکلات کے باعث میری بیوی فوت ہوگئی ہم اکثر فون پرایک دوسرے سے جھگڑتے تھے، لیکن جب ولادت کا وقت قریب آیا تومیں اپنے ملک گیا اوراس کے ساتھ ہاسپٹل میں رہا، ہم آپس کی ساری مشکلات بھول گئے اورمیں آخری ایام اس کے ساتھ ہاسپٹل میں ہی بسر کیے، تقریبا پندرہ ہزارریال اس کے علاج پر صرف کیا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکی میرا سوال یہ ہے کہ : آیا وہ اس لیے فوت ہوئی کہ میں اس سے رابطہ نہیں کرتا تھا، اوراس نے اس معاملہ کو حقیقی طور پرلیتے ہوئے دل پر لگالیا جس کے نتیجہ میں وہ اندرسے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی اورمرگئی ؟ میری ساس کہتی ہے کہ اس کی موت کا سبب میں ہوں کیونکہ میں بیوی کو کافی رقم نہیں بھیجتا تھا، اوراس لیے بھی کہ میری والدہ اسے اپنے میکے نہیں جانے دیتی تھی، اورمیں اسے رقم بھی زیادہ نہیں دیتا تھا، برائے مہربانی میری مدد کریں، کیونکہ میں گناہ کا احساس کرتا ہوں کہ کہیں اس کی موت کا سبب میں خودنہ ہوں ہماری شادی محبت کی شادی تھی، لیکن چھوٹے معاملات میں ہمارا آپس میں جھگڑا ہوجایا کرتا تھا، لیکن میں نے کبھی اس کی موت کی تمنا تک نہ کی تھی

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

ہم دعا گوہيں کہ اللہ سبحانہ وتعالی آپ کی بیوی کواپنی جواررحمت میں جگہ دے، اوراسے شہید کا اجروثواب نصیب فرمائے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کے علاوہ سات قسم کے افراد شہید ہیں"

ان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل یا ولادت کے باعث فوت ہونے والی عورت کا ذکر کیا ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3111) سنن نسائی حدیث نمبر (1846) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

ہماری اللہ سبحانہ وتعالی سے یہ بھی دعا ہے کہ آپ اورآپ کے سسرال والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے، اورآپ کو دنیا وآخرت میں اس کا نعم البدل عطا کرے

دوم :

بلاشک وشبہ زندگی اورموت اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہے، اورہر ایک کی موت کا وقت مقرر اورطے شدہ ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اس اللہ نے موت اورزندگی کواس لیے پیدا کیا ہے تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے الملک (2).

اورایک دوسرے مقام پراللہ رب العزت کا فرمان ہے :

اس اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ کرتا اورمارتا ہے الاعراف (158).

چنانچہ کوئی بھی اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم کے بغیر کسی دوسرے کےلیے نہ تو نفع کا مالک ہے، اورنہ ہی نقصان کا مالک، اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ :

"روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی بھی جان اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلے گی جب تک وہ اپنا وقت پورانہ کرلے، اور جب تک وہ اپنا رزق پورانہ کرلے، اس لیے روزی کی طلب میں اچھا طریقہ اختیار کرو، اور روزی میں تاخیر تمہیں اس پر مت ابھارے کہ تم اللہ کی معصیت ونافرمانی کے ساتھ روزی طلب کرنے لگو، کیونکہ اللہ کے پاس جو ہے وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ ہی حاصل ہوسکتا ہے "

اسے طبرانی نے (166/8) روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ حسن قرار دیا ہے

سوم :

یادرکھیں کہ شریعت اسلامیہ نے ہر چیز کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقینا اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر چیز میں احسان فرض کیا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1955).

حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بھی بتایا کہ ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی کیونکہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا اور اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیا، اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کرلے، بلکہ اسے باندھے رکھا حتی کہ وہ مر گئی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2242)؛

یہ تو ایک جانور کے متعلق تھا، یہ سوچیں کہ انسان کی بیوی کے بارہ میں کیا خیال ہوگا جو کہ اس کی دنیا و آخرت میں ساتھی ہے، کہ شریعت اسلامیہ نے بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کتنا حکم دیا ہوگا؟

اسی سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ اختیار کرو" صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468).

اور سنن ترمذی میں درج ذیل الفاظ ہیں :

"یہ عورتیں تو تمہارے پاس قیدی ہیں "

امام ترمذی کہتے ہیں : یعنی یہ عورتیں تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہیں

سنن ترمذی حدیث نمبر (1163).

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی کی موافقت کی اور کہا ہے کہ یہ الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائے تھے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس اخلاق اچھا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے لیے اخلاق طور پر اچھا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے

چہارم :

اوپر کی سطور سے آپ کو علم ہوا کہ آپ نے اپنی بیوی سے رابطہ میں کمی کر کے کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے، حالانکہ وہ بیمار تھی اور اس حالت میں تو بیوی کی مزاج پرسی کا اور بھی زیادہ خیال کیا جاتا ہے، اور پھر آپ میں اختلافات تو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں تھے جیسا کہ آپ نے سوال میں بھی بیان کیا ہے؟!

پھر آپ نے بیوی کے نفقہ اور اخراجات میں کوتاہی کیسے کی حالانکہ کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل سے بیوی کا نان و نفقہ تو واجب ہے، جیسا کہ المغنی (229/9) میں درج ہے

اور جب آپ کی والدہ نے اس کے خلاف آپ کو حکم دیا تو آپ کے لیے اس میں والدہ کی اطاعت نہیں ہے، کیونکہ اللہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی، اور آپ کو گناہ کا احساس اپنی جگہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" نیکی حسن اخلاق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اور تم اس پر لوگوں کو مطلع ہونے کو ناپسند کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2553).

لیکن یہ گناہ اس حد تک نہیں جاتا کہ آپ کی بیوی کی موت کا سبب بن جائے، کیونکہ یہ سبب بالواسطہ ہے، اور عام طور پر یہ سبب براہ راست قتل نہیں کرتا، آپ نے سوال میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کی بیوی کی وفات حمل میں مشکلات کے باعث ہوئی، خاص کر آپ نے آخری ایام اپنی بیوی کے ساتھ ہاسپٹل میں بیوی کے ساتھ رہ کر بہت اچھا کیا اور اس کے علاج معالجہ کے اخراجات بھی برداشت کیے، ان شاء اللہ یہ آپ کے لیے کفارہ بن جائیگا

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے اور بیوی کے لیے کثرت سے استغفار کیا کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ بیوی کے لیے دعا کے علاوہ بیوی کی جانب سے صدقہ و خیرات بھی کریں، اور اس کے خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی عزت و اکرام کریں، اور انکی جانب سے بیٹی کی وفات کے باعث آپ جو بھی اذیت و تکلیف ہو اس پر صبر و تحمل سے کام لیں، جو کچھ ہو چکا ہے اس میں آپ کو مستقبل کے لیے عبرت و نصیحت ہونی چاہیے، تا کہ آئندہ دوبارہ اس طرح کا عمل نہ کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

38105